نوحہ مولا حسینؑ

جنِ و انساں حور و غلماں ہر ایک کا آقا ہے حسینؑ
جس کے مولا ہیں محمدؐ اُس کا مولا ہے حسینؑ

بات کافی ہے یہی اُس کے تعارف کے لیئے
دین ہے جس کے حوالے وہ حوالہ ہے حسینؑ

کیا اُٹھائے گا کوئی سر اُس جری کے سامنے
سب کا قبلہ ہے جو کعبہ اُس کا قبلہ ہے حسینؑ

اللہ اللہ کس قدر عظمت ہے اُس مظلوم کی
جو شہنشاہِ وفا ہے اُس کا آقا ہے حسینؑ

موت بولی شامیوں سے زندہ رہنا ہے اگر
چھوڑ دو دریا کو دیکھو آنے والا ہے حسینؑ

موت بھی ڈرتی ہے جس سے ہے یہ ایسا سورما
جس کے دریا پاؤں چومے ایسا پیاسا ہے حسینؑ

دھوم ہے اس کی شجاعت کی زمیں تا آسماں
کیا لڑیں گے فرش والے عرش والا ہے حسینؑ

419

آ رہی ہے یہ صدائیں کربلا سے آج بھی
گُر سکھاتا ہے وفا کے حُرؑ بناتا ہے حسینؑ

مر گئے خود اس کے قاتل جب ہوئی اُن کو خبر
سر قلم ہوجائے پھر بھی زندہ رہتا ہے حسینؑ

دیکھ نہ لے ہائے یہ منظر کہیں دُکھیا بہن
چُور ہے زخموں سے رن میں اور تنہا ہے حسینؑ

فطرس و حرؑ اور راہبؑ کیا بھلا کیا ہم بھلا
سب کی تقدیروں کو گوہرؔ جگمگاتا ہے حسینؑ